Registered No. L189.

اخبار نور افشاں لودیانہ

افتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی٭

نمبر (۴۶) | مطبوعہ ۱۸ - نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ | جلد (۴۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہمارے کارسپانڈنٹ نے جو کچھ گذشتہ پرچہ نور افشاں میں ہمارے مضمون بعنوان موجودہ طریق منادی قابل اصلاح پر رائے فرمائی وہ صحیح ہی کیونکہ مسلہ ہی - پراگندہ روزی پراگندہ دل - مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے کسی پر الزام نہیں لگایا اور نہ اپنے مضمون میں ہمنے اُن کو مخاطب کیا - ہمارے مخاطب مشنری صاحبان تھے - ہم اُن کو جتانا چاہتے تھے کہ اب وقت آگیا ہی کہ قابل قدر منادر کھے جاویں جو زمانہ کی ترقی کی رفتار کے عین مناسب حال ہوں - بلکہ اب ہم آپ کے ہی کلام کی تائید کرتے ہیں کہ اگر ہمارے درمیان واقعی ایسے اشخاص موجود ہیں جو اہل مقدرت ہیں مگر اُنکی استطاعت کو کام میں نہ لانے کی خاص وجہہ یہی ہی کہ اُن کی معقول تنخواہ کا بندوبست نہیں ہوسکتا تو بیشک یہہ معقول وجہہ ہوگی مگر اس شرط پر کہ وہ اشخاص واقعی خستہ حالت میں ہیں اور کہ وہ نیک کاموں میں ہمارے ممد اور معاون نہیں ہوسکتے کیونکہ افلاس نے اُن کو گرایا ہوا ہی مگر اُن کی نسبت کیا پھبتی کہی جاویگی جو آسودہ حال ہوکر بھی ملک کی خدمت کچھ بھی بجا نہیں لا رہے جو اس اصول پر چلنا پسند کرتے ہیں سہ گر جان طلبی مضائقہ نیست ٭ زر میطلبی سخن درین است ٭

مایکرونیسین جزایر میں سے ایک جزیرہ بنام کوسائی کی کلیسیا میں ایک دیسی پاسبان کی نگہبانی میں سو سے کم شریک ہیں - لڑکیوں کے سکول میں ایک مشنری میٹنگ کی گئی جس کا مضمون ہندوستان تھا اُس وقت کلیسیا کے چند ممبر حاضر تھے ہندوستان کے بھوک سے مرنے اور تکلیف اُٹھانے کا حال سنکر اُن کے دِل پگھل گئے - اُنھوں نے قحط زدہ آدمیوں کی تصویریں جو اخباروں میں چھپی ہوئی تھیں اپنے دوستوں کو دکھانے کے لئے لے لیں - کچھ مدت تک اُن کی خبر نہیں ملی مگر جب مارننگ سٹار نامی جہاز ہونولولو جانے کو تھا تو چند آدمیوں نے مشن میں آن کر بیان کیا کہ ہم نے ہندوستان کے لِئے چندہ جمع کیا ہی جو ہم چاہتے ہیں کہ امریکن بورڈ کے وسیلے سے ہندوستان میں بھیجا جاوے - اُنھوں نے بیس ڈالر نقد اور کپڑوں کا گٹھا پیش کیا کہ جو بیس ڈالر کو بیچا گیا - چالیس برس گذرے ہیں کہ یہہ آدمی ننگے وحشی تھے - واہ انجیل کی عجیب قدرت!!! کہاں اُن کی وہ حالت کہ جب وہ ننگے حیوانوں کی مانند تھے اور محض حیوانوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے اور کہاں اُن کی یہہ حالت کہ وہ نہ صرف مہذب ہوگئے ہیں اور محض اپنا ہی فکر کرنے لگ گئے ہیں بلکہ اوروں کا بھی فکر کرتے اور اپنا روپیہ دوسروں کی مدد کیلئے خوشی سے خرچ کرنیکو تیار ہیں - کیا مسیحی مذہب کے سوائے اور کسی میں طاقت ہی کہ وہ وحشیوں کو چالیس برس کے عرصے میں اِس قدر بدل دیوے ٭

آجکل مختلف مسیحی اخباروں میں چرچا ہو رہا ہی کہ ہندوستانی کلیسیاؤں میں ہندوستانی دیندار پاسبانوں کی بڑی ضرورت ہی - ہم بھی اس کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری پرسبٹیرین کلیسیائیں بھی اِس بارے میں غور کریں اور جہاں تک ہوسکے اپنے لِئے پاسبانوں کو آپ ہی اِنتخاب کرلیں ٭

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری ایچ گولکناتھ صاحب ؛ پادری غلام مسیح صاحب۔ } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے ؛ پادری۔ پی سی اوپل صاحب } ایڈیٹرز

روح کی بھرپور زندگی

باب٭ (۱۱)

پاک کرنا

پاک دل سے کیا مراد ہے؟ سوال لازم آتا ہے کہ "پاک دل" سے کیا مراد ہے؟ اور یہہ بھی دریافت کرنا چاہیئے کہ ساری ناراستی سے پاک کیا جانا کیا ہے؟ اس کی یہہ تفسیر ہے کہ یسوع "اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچائیگا"۔ متی ۱:۲۱ - ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا گناہ نہیں کرتا ہے۔ .... اور وہ گناہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے" ایوحنا ۳: ۹ - اس تقدیس کا دلی تجربہ پاتا ہے۔ چاہیئے کہ ایسا حال ہووے کہ "میرا دل مجھے ملامت نہ کرے" اعمال ۲۴: ۱۶ - اور کہ میں کہہ سکوں کہ "میں اپنے میں خاص بدی نہیں جانتا" اقرنتیوں ۴: ۴ - مطلب اس کا یہہ ہے کہ مسیحی جان بوجھکے گناہ نہ کرے۔ مگر شاید کہ اس کی بابت کوئی یہہ اعتراض کریگا کہ اس تعلیم کا نتیجہ یہہ ہے کہ ہم اس دُنیا میں کامل ہو سکتے ہیں۔ عجیب بات یہہ ہے کہ لوگ کمال سے

نوٹ یہہ باب بلحاظ مضمون نہایت ہی ضروری ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس کو بغور پڑھیں۔ اِسلئے ہم نے کل کا کل ایک ہی نمبر میں نکالنا ضروری سمجھا ہے +

(ایڈیٹر)

بہت ڈرتے بہتر ہوتا اگر ناکامل ہونے سے ڈرتے کیونکہ ہمارے ناکامل ہونے سے خدا رنجیدہ ہوتا ہے۔ لوگ یہاں اب کمالیت کی تعلیم سے خوف کھاتے ہیں کہ بہت بڑی برکت سے محروم رہتے ہیں +

مگر اِس بات کو سمجھنا چاہیئے کہ ہم بے گناہی کی تعلیم نہیں دیتے ہیں۔ توبھی ایک طرح سے کمال کا ذکر کلام میں پایا جاتا ہے۔ یعنے یہہ کہ ممکن ہے کہ کوئی جان بوجھکر گناہ نہ کرے ممکن ہے کہ ہم ہر ایک معلوم گناہ سے محفوظ رہیں یعنے ہر ایک گناہ سے جس کو ہم پہچانتے ہیں۔ توبھی ہم ایسے گناہ کرتے رہینگے جن کا علم صرف خدا کو ہے۔ پولوس فرماتا ہے کہ میں اسی سبب کوشش کرتا ہوں کہ ہمیشہ خدا اور آدمیوں کے آگے میرا دل مجھے ملامت نہ کرے" اعمال ۲۴: ۱۶ - اور کہ میں اپنے میں خاص بدی نہیں جانتا اقرنتیوں ۴: ۴ - اور مسیح کے پیارے شاگرد نے یوں لکھا ہے کہ "ہم اُس کے حکموں کو حفظ کرتے اور جو کچھ اسے خوش آتا بجالاتے ہیں" ایوحنا ۳: ۲۲ +

پس پاک دل سے یہہ مراد ہے کہ ہم اپنے سارے گناہوں سے بچائے جاویں یعنے کہ یسوع ہم کو گناہ کرنے سے بچا دیوے۔ گناہ سے کشتی کرنے یا لڑنے سے ہم نہیں جیتتے ہیں اور نہ اپنی ہمت نہ اپنی مشقت سے آزادی پاتے ہیں صرف یسوع ہمکو رہا کرتا ہے۔ چنانچہ یہہ سوال نہیں پوچھنا چاہئے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں بلکہ یہہ دریافت کریں کہ وہ کیا کر سکتا ہے؟ "کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟" پیدایش ۱۸: ۱۴ "کیا وہ گرنے سے بچا سکتا"؟ یہودہ ۱: ۲۴ - کیا وہ گناہ کرنے سے بچا سکتا ہے؟ عبرانیوں ۷: ۲۵ میں مندرج ہے کہ "وہ آخر تک بچا سکتا ہے" یعنے آخری درجہ تک وہ گناہ سے کمال نجات دیتا ہے گناہ کے جرم داغ اور غلامی سے چھوڑاتا ہے۔ ہاں جیسے کہ وہ جرم سے بچاتا اور ہمکو بری ٹھہراتا ہے ویسے ہی وہ ہمکو گناہ کے تحت سے نکالکر آزاد کرتا ہے۔ اُس کی قدرت عظیم دونوں کاموں میں ظاہر ہوتی ہے۔ مگر جب کسی شخص نے یہہ تجربہ پایا ہے اور ہر معلوم گناہ سے بچایا گیا ہے یعنے ساتھ آگاہی کے گناہ نہیں کرتا ہے۔ تب بھی اُس میں گناہ موجود ہے۔ الہامی کلام ہے کہ اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں۔ اور سچائی ہم میں نہیں"۔ ایوحنا ۱: ۸ +

اگرچہ ہم میں کوئی ایسا گناہ نہ ہو۔ کہ جس کو ہم خود پہچانتے ہوں توبھی ممکن ہے۔ کہ بہت کچھ گناہ اُس کی نظر میں ظاہر ہووے۔ "جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند ہیں" مکاشفات ۲: ۱۸ - پولوس کہتا ہے کہ "میں اپنے میں خاص بدی نہیں جانتا پر میں اس سے کچھ راستباز نہیں ٹھہرتا میرا پرکھنیوالا خداوند ہے" اقرنتیوں ۴: ۴ - ممکن ہے بلکہ ضرور ہے کہ خدا مجھ میں بدی دیکھے اگرچہ میں اپنے میں نا پہچان سکوں پس لازم ہے کہ ہم ہر وقت مسیح کے لہو سے پاک کئے جاویں اگر تقدیس پانے کی تعلیم سے یہہ مُراد ہوتی کہ گناہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اور مسیحی بالکل بے گناہ ہوتا ہے۔ تو تو البتہ لہو سے پاک کئے جانے کی کوئی حاجت نہ رہتی۔ اگرچہ یسوع مسیح نے ہمکو ساری ناراستی سے پاک کیا ہو یہاں تک کہ ضمیر ہمکو کسی بات میں تقصیر وار نہ ٹھہراوے اور ہم اپنے میں کوئی خاص بدی نہ جانیں توبھی ہم کو لہو کی ضرورت ہوگی تاکہ ہم اُن گناہوں سے پاک کئے جاویں۔ جن کو ہماری آنکھیں نہیں دیکھتیں اور ضمیر نہیں پہچانتی ہے۔ اِس بات کا لحاظ کرنے کے سبب سے بعض اشخاص بدعتی ہوگئے ہیں وہ "پاک ہو کے آگے کو اپنے تئیں گنہگار نہ جانتے" تھے عبرانیوں ۱۰: ۲ - تب اُنہوں نے گمان کیا کہ اب ہم میں بالکل گناہ نہیں رہا ہے۔ ایسے لوگ گناہ کی اصلیت کو پہچانتے نہیں ہیں۔ پولوس فرماتا ہے "کہ گناہ حکم کے وسیلے نہایت ہی برا معلوم ہو" رومیوں ۷: ۱۳ - پولوس اُس کو نہایت ہی بُرا سمجھتا تھا گناہ کیسا حیلے باز و مہلک دشمن ہے +

بعض لوگوں نے اپنی نادانی سے گناہ کی معافی کی عرض کو خداوند کی دعا سے کاٹ کے نکال دیا ہے۔ مسیح نے ہمکو بتایا ہے کہ تم یہہ دعا کرو "جس طرح ہم اپنے قرضداروں کو بخشتے ہیں تو اپنے تئیں ہمکو بخشدے" مگر افسوس کہ حال کے زمانہ میں ایسے اُستاد ہیں جو اپنے اُستاد کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور اس درخواست کو دعا سے خارج کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی ضرورت نہیں کہ ہم گناہ کا اقرار کریں کیونکہ ہم نے گناہ کیا نہیں۔ اے نادانو۔ ایسے کلمہ کے کہتے ہی ہمکو معافی کی کیسی ضرورت پڑتی ہے۔ سب سے پاک آدمی خدائے قدوس کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔ اور اپنے قصوروں کا اقرار کرتے ہیں۔ اِس بات کو خوب جان کر کہ ہم میں گناہ ہے۔ وہ خدا کے آگے شکستہ اور خاکسار دل کے ذبیحے گذرانتے ہیں جن کو خدا حقیر نہیں جانتا زبور ۵۱: ۱۷ +

جب کہ ہم یسوع سے نزدیکی حاصل کرتے ہیں جس کا "سر سفید اُون کی مانند بلکہ برف کی مانند اُجالا ہے" مکاشفات ۱: ۱۴۔ اور قدیم الایام سے قربت پاتے ہیں جس کا "لباس برف سا سفید" ہے۔ دانیل ۷: ۹ +

تب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری سفیدی دُھندلی سی ہے۔ ہماری اور اُس کی راستی میں ایسا فرق ہے کہ ہم حیران و پشیمان ہوتے ہیں۔ کسی بڑے معلّم نے یہہ سوال کیا کہ گناہ کیا ہے؟ پھر اپنے سوال کا اُس نے یہہ جواب دیا کہ "گناہ یہہ ہے کہ خدا کے جلال کے لحاظ سے قاصر ٹھہرنا" اور اس حساب سے ہم سب کے سب ہر وقت قول کلام و فعل میں گناہ کرتے ہیں کیا دنیا بھر میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اُس قدوس کے آگے کہہ سکتا ہے کہ "میں تیرے جلال تک پہنچتا ہوں اور مجھ میں کسی طرح کی کمی نہیں ہے" اگر ہم یوں کہیں "تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں" نئے عہدنامہ میں دو الفاظ ہیں جن میں تفریق کرنی چاہیئے اگرچہ زبان اردو میں اُن کا ایک ہی طور سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ "تمہارا سب کچھ یعنی تمہاری روح اور جان و بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک بے عیب سلامت رہیں" ۱ تسلونیقیوں ۵: ۲۳ + "جو تم کو گرنے سے بچا سکتا ہے اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہیں بے عیب کھڑا کر سکتا ہے" یہوداہ ۲۴ +

پہلے حوالے میں لفظ "بے عیب" کی جگہہ میں اصلی یونانی لاف کے معنے میں بے قصور۔ ممکن القیاس ہے کہ کوئی شخص بے قصور ہو تو۔ مگر بے عیب یا بےنقص نہ ہو گا۔ مثلاً میری میز پر ایک خط پڑا ہے جو کہ ۱۸۹۰ء میں میرے پاس پہنچا اُس کو میری بیٹی نے لکھا جس کی عمر اُس وقت پانچ برس کی تھی اس خط میں بڑے بڑے اور نہایت ٹیڑھے حرف ہیں بلکہ ایک بھی حرف درستی کے ساتھ نہیں بنایا گیا۔ کیا سبب ہے کہ میں ایک ایسے خط کو عزیز و قیمتی سمجھتا ہوں؟ یہہ میری چھوٹی بیٹی کا پہلا خط تھا اس کے حق میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ بے عیب ہے۔ مگر تو بھی اُس کے لکھنے والی بے قصور تھی۔ اِس خط کو پا کر کیا میں نے اپنی بیٹی کو دھمکایا؟ نہیں! میں نے جان لیا کہ اس سے کچھ بڑھ کر وہ لکھ نہیں سکتی ہے۔ اور کہ یہہ چٹھی اس نے بڑی محبت سے لکھی ہے۔ بلکہ میں نے اُس کی تعریف کی۔ یونہی مسیح کے فضل سے ہمارا چال چلن اور رفتار گفتار بے قصور ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ مسیح کا کام ہے اور نہ ہماری فکر و محنت کا پھل "جس نے تمہیں بلایا وہ سچا ہے وہ ایسا ہی کرے گا" ۱ تسلونیقیوں ۵: ۲۴ +

اب جب کہ مسیح ہمارے دلوں میں سکونت کر کے ہم میں ایسے خیال و کام پیدا کرتا ہے ممکن ہے کہ ہم اُس کے آگے بے قصور ٹھہریں۔ اور شاید وہ ہمکو اس بات کا اطمینان بھی دیویگا۔ جیسا کہ میں نے بھی اپنی چھوٹی بیٹی کی تعریف کی حنوک کو "یہہ گواہی دی گئی کہ وہ خدا کو پسند آیا تھا" عبرانیوں ۱۱: ۵ اور کیا خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے اِس بات کو جاننے سے کہ ہم خدا کو پسند آتے ہیں مگر یہہ بڑی نادانی ہوتی اگر ہم بے قصور ہو کر اپنے تئیں بے عیب بھی سمجھنے لگتے۔ بے عیب تو ہم اُسی وقت ہونگے جب کہ ہم خدا کے جلال کے حضور کھڑے ہونگے۔ خدا کے کلام میں کہیں یہہ بیان نہیں پایا جاتا ہے کہ ایماندار اِس دُنیا میں بے عیب یا بے نقص ہو سکتے ہیں۔ مسیح کے حق میں ذکر ہے کہ وہ "بیداغ اور بے عیب برّے کی مانند ہے" ۱ پطرس ۱: ۱۹ +

اور یہہ مقدسوں کی حالت ہے جو کہ جلال میں پہنچ گئے ہیں۔ مکاشفات ۱۴: ۵ "وے خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہیں" یہوداہ ۲۴ +

"وہ اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہیں بے عیب کھڑا کر سکتا ہے" افسیوں ۵: ۲۷ "اور اسے اپنے پاس ایک ایسی جلال والی کلیسیا حاضر کر رکھے کہ جس میں داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو۔ بلکہ جو مقدس اور بے عیب ہو" افسیوں ۱: ۴ "چنانچہ اُس نے ہمکو بنائے عالم کے پیشتر اُس میں چن لیا تاکہ ہم اُس کے حضور محبت میں پاک اور بے عیب ہوویں" خدا نے ازل سے ہم کو چُنا تاکہ ابدی حالت میں نہ کہ اِس دُنیاوی چندروزہ حالت میں ہم پاک اور بے عیب ہوویں ۔ قلسیوں ۱: ۲۲ +

"تاکہ وہ تم کو مقدس اور بے عیب اور بے الزام اپنے حضور حاضر کرے" "بے عیب" سے بے گناہ مراد ہے۔ مگر اس دُنیاوی حالت میں ہم اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں" ۱ یوحنا ۱: ۸۔ جس میں سچائی ہے وہ تو بخوبی جانتا ہے کہ مجھ میں گناہ ہے۔ اگرچہ مسیح کے لہو سے وہ گناہ کے جرم سے بچایا گیا ہے۔ سچائی کی روح کی جانب سے ہمکو عبرت دی جاتی ہے کیونکہ پہلے یہہ بیان ہے کہ "اُس کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو

ہمکو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے - اور پھر کہ خدا ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں وفادار اور راست ہے"۔ گر پیچ اِن دو باتوں کے یہہ بیان ہے کہ " اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں"+ لیکن اگرچہ اِس دُنیا میں ہم ہرگز یہہ نہیں کہہ سکینگے کہ " ہم بے گناہ ہیں" تو بھی بیبل کی صاف تعلیم ہے کہ ہم گناہ کرنے سے بچ سکتے ہیں۔" میں یہہ باتیں تمہیں لکھتا ہوں تاکہ تم گناہ نہ کرو" ا یوحنا ۲: ۱- اور اس حالت کی یہہ تعریف ہے کہ " بے الزام" ہونا - دیکھو اقرنتیوں ۱: ۸- اتھسلنیکیوں ۳: ۱۰- طیطس ۱: ۶ و ۷- اِن آیتوں میں انِگ کلیٹوس (Aneg Kletos) استعمال کیا جاتا ہے جس کے معنے ہیں " بے الزام" اتمطاؤس ۳: ۲ اور ۵: ۷ میں یونانی لفظ - اینی پیلیٹس (anepiletos) پایا جاتا ہے - جس کے معنے ہیں " بے ملامت" متی ۱۲: ۵ میں یہہ یونانی لفظ - اینائے ٹیوس (anaitios) ہے یعنے " بے خطا" ۲ پطرس ۳: ۱۴ جہاں کے یونانی - ایموسیٹس (amometos) کے معنے ہیں " بے الزام" لوقا ۱: ۶ و فلپیوں ۲: ۱۵ و ۳: ۶ - اتسلونیقیوں ۲: ۱۰ و ۳: ۱۳ و ۵: ۲۳ - اِن آیتوں میں یونانی لفظ امیمپٹوس (amemptos) ہے جس کے معنے بھی " بے الزام" ہیں۔ اِن لفظوں میں ایک ایسی روحانی حالت کا ذکر ہے جو کہ ہماری اِس زندگی میں ممکن ہے - بلکہ ہمارا یہہ فرض ہے کہ ہم اِس حالت تک پہنچیں +

" پاک دل" سے یہہ ہی مراد ہے کہ ہم یوں بے الزام اور بے قصور ہوویں اگرچہ ہم بالکل بے گناہ نہیں ہو سکتے ہیں - مسیح اپنی قدرت سے ہمکو گناہ سے بچا رکھتا ہے - پر تو بھی ہماری پُرانی انسانیت میں گناہ کا زور ہے - اگر کسی طرح سے مسیح ذرا دیر تک ہم کو چھوڑتا تو فوراً گناہ ہم پر غالب آتا - " میں جانتا ہوں کہ مجھہ میں یعنے میرے جسم میں کوئی اچھی چیز نہیں بستی" رومیوں ۷: ۱۸ - اِس " جسم" میں یعنے پُرانی انسانیت میں گناہ موجود ہے - پس ہمکو ہر وقت لہو سے پاک کئے جانے کی ضرورت ہے +

جبکہ ہم اِس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ لہو پاک کرتا ہے - بلکہ ہر وقت پاک کرتا جاتا ہے - تو ضرور ہم پاک رہینگے - بعد اِس کے گناہ پھر جمع نہیں ہو سکیگا بلکہ لہو سے ہر وقت دور کیا جاویگا +

" جسم" میں گناہ البتہ رہتا ہے - مگر مسیح اُس کی مزاحمت کرتا ہے اور یوں ہم کو " ساری ناراستی سے پاک" کرتا ہے؛ مگر یہہ شرط ہے کہ ہم ہر وقت اُس پر توکل کریں - اور جب ہر وقت کا بھروسہ ہے تو ہر وقت کی فتحیابی بھی ہوگی ایک مسیحی والدہ نے اپنی چھوٹی بیٹی کو بوسہ دیکر بچھونے پر لٹا دیا تھا - اور خود کھانے کے کمرے میں جاکر میز سجا رہی تھی - اِتنے میں اُس نے اپنی بیٹی کے پاؤں کی آواز سُنی - وہ گوشہ میں چھپکر کھڑی رہی کہ دیکھے کہ اُسکی بیٹی کاہے کے لئے آرہی ہے - افسوس کہ بچہ نے میز کے پاس جاکر ایک آڑو رکابی پر سے اُٹھا لیا - اور چلا گیا - اِس کی ماں نہایت گھبرا گئی - مگر بیٹی سے کچھہ نہ بولی صرف خدا سے دعا مانگی کہ " اے خدا اِس بچے کو سمجھا دے - اُس کی دعا قبول ہوئی اور لڑکی ذرا دیر بعد پھر دوڑی آئی - اس کو معلوم نہ تھا کہ میری ماں اس کمرے میں کھڑی ہے پر تو بھی میز کے پاس جاکر اُس نے آڑو کو پھر رکابی پر رکھہ دیا - اور پھر بڑی خوشی سے بول اُٹھی کہ " اے شیطان تو آخر ہار گیا! آخر تو ہار گیا شیطان" یہہ فتح ہے +

ہاں بلکہ جب مسیح ناراستی سے پاک کرتا ہے وہ اِس سے کہیں زیادہ فتح دیتا ہے اُس کے فضل سے ہم غالب پر غالب ہیں - کیونکہ جب مسیح دل کو پاک کرتا ہے تو وہ چشمہ کو پاک کرتا ہے یہاں تک کہ خواہشیں اور نیتیں نیک ہو جاتی ہیں - گناہ کرنے کی خواہش دل میں بھی پر اب وہ خارج ہوگئی ہے یہہ ہی ہے " کہ ہم اُس کے وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب ہیں" رومیوں ۸: ۳۷ اُس کے نام کی تعریف ہووے +

کسی نے ایک نوجوان مسیحی سے کہا کہ " میرے ساتھہ تماشاگاہ کو چلئے" مگر اُس نے انکار کیا - اس کے دوست نے طعنہ دیکر کہا کہ " میں نے جانا کہ تم مسیحی ہوکر جو چاہو کر سکتے ہو" " سچ ہے" خدا کے بندہ نے جواب دیکر کہا " مگر میں نہیں چاہتا کہ کسی ایسی جگہہ پر جاؤں" اور یہہ سچ ہے جس شخص کا دل پاک کیا گیا ہے - سو پورے طور سے آزاد ہے - وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے - کیونکہ وہ خدا کی مرضی کیا چاہتا ہے - اور علاوہ اس کے خدا کی مرضی کی تعمیل کرنے کی قوت بھی موجود ہے +

یہہ پاک کیا جانا یکلخت ہوتا ہے؟

اگر کوئی سوال کرے کہ یہہ پاک دل مجھکو کیونکر مل سکتا ہے؟

اِس کا جواب اعمال ۱۵: ۹ میں پایا جاتا ہے " ایمان سے اُن کا دل پاک کرکے" یہہ کام خدا کا ہے اور شرط یہہ ہے کہ ہم میں ایمان ہووے - سوا ایمان کے وسیلے کے ہم اور کسی طرح سے کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے ہیں - ایمان سے گناہ کی بخشش اور نئی پیدائش حاصل ہوئی ہے - اور ایمان ہی سے دل کی پاکیزگی ہوگی جس وقت کہ آپ مسیح پر اِس پاکیزگی پانے کا بھروسہ رکھیں گے - اُسیوقت آپ کو عنایت ہوگی - جبکہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق کوئی چیز مانگتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہمیں دی جاویگی - تو بیشک وہ دے دیویگا +

گر آج اُسیوقت آپ اس بات کا اعتبار دل میں کریں تو ضرور مسیح آپ کو اُسیوقت پاک کریگا - کیا تم پاک صاف نہ کئے جاؤگے +

کتنی اور دیر تک یہہ موقوف رہیگا؟ یرمیاہ ۱۳: ۲۷ - یہہ کام فوراً کیوں نہ ہو؟ یہہ کام یکلخت پورا ہوتا ہے مگر

توبھی ہر وقت ترقی ہوتی رہتی ہی دونوں باتوں کو مدِنظر رکھنا چاہئے اوّل - کہ دل ایک لخت مسیح پر ایمان لانے سے صاف کیا جاتا ہی - اور دوئم کہ تقدیس کا کام آگے کو پورا ہوتا جاتا ہی - "تقدیس خدا کے مفت فضل کا کام ہی" سوال وجواب مختصرہ ۳۵ تقدیس میں ساری روحانی ترقی شامل ہی - نئی پیدایش سے لیکر جلال پانے تک - یہہ کام البتہ لحظہ بھر میں نہیں ہو سکتا ہی - مگر توبھی دل کا صاف کیا جانا فوراً ہو سکتا ہی - مسیح پر بھروسہ رکھنے سے - تقدیس ایک ترقی ہی - ایک بڑہنا ہی - اور دل کا صاف کیا جانا اسی بڑہنے کی ایک شرط ہی - اگر یہہ شرط پوری نہ ہووے - تو ترقی بہت کم ہوگی - یہہ خدا کے کلام کی صاف تعلیم ہی - پر شاید کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ تعلیم میری کلیسیا کے عقایدنامہ میں نہیں پائی جاتی ہی - توبھی یہہ عقایدنامہ کی تعلیم کے خلاف نہیں ہی - جو عقایدنامہ کا بیان ہی سو کلام میں پایا جاتا ہی - مگر بہت کچھ بیبل میں ہی جو کہ عقایدنامہ میں نہیں ہی - کیونکہ عقایدنامہ بیبل سے کہیں چھوٹا ہی - اور اس میں بیبل بھر کی تعلیم کی گنجایش نہیں ہی - پس اگر یہہ تعلیم عقایدنامہ میں ہو یا نہ ہو لیکن جس حال کہ یہہ بیبل میں پائی جاتی ہی - چاہئے کہ ہم اس کو تسلیم کریں +

داؤد نے درخواست کی - کہ "اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر" زبور ۵۱:۱۰ - پیدا کرنا ایک ایسا کام نہیں ہی جو مدت تک ہوتا چلا جاوے - بلکہ فی الفور ختم ہوتا ہی - نئی پیدایش بے شک یکلخت انجام پاتی ہی - اور اسی طور سے پاک دل کا پیدا ہونا فوراً ہوتا ہی - داؤد قبل اسکے نوزادگی حاصل کر چکا تھا + اور پھر اُس وقت وہ پاک دل کی فکر کرتا تھا - خالق اُس کے لئے فوراً ایک پاک دل پیدا کر سکتا تھا - پھر داؤد نے دعا کی جگہہ تعریف کی ! اس تعریف سے ثابت ہوتا ہی کہ اُس نے فی الحقیقت پاک دل پایا تھا - یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ پاک کرنا مطلق خدا کا کام ہی -

پولس البتہ ہدایت کرتا ہی کہ چاہئے کہ ہم ایسے وعدے پاکے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کریں" ۲ قرنتیوں ۷:۱ - اس سے شاید کوئی نہ سمجھے کہ پاک کرنا ہمارا کام ہی مگر نہیں اِس مقام پر ایسی ایسی ظاہرا باتوں کا بیان ہی - بے ایمانوں کے ساتھ نالایق جوئے میں جتنا راستی - تاریکی بلیال - بت - ناپاک چیزیں ۲ قرنتیوں ۶:۱۴-۱۷ - اِن ظاہری باتوں سے بے شک چاہئے کہ ہم آپ کو جدا کریں - بلکہ اِن سے فوراً اور ہمیشہ کے لئے الگ ہو جاویں - پھر اُس کے لئے طاقت کہاں سے ملیگی ؟ جب کہ خدا حکم دیتا ہی تو اُس حکم میں ہمارے لئے اجازت بھی ہی - کہ الٰہی قدرت سے طاقت پاکر اس کام کو انجام دیویں - پھر جبکہ دل کو صاف کرنے کا معاملہ ہی - تب خدا خود اپنی جانب سے سارا کام کرتا ہی - کیونکہ یہہ ہمارے کرنے کے لایق نہیں ہی وہ گویا حکم دیتا ہی کہ "یہہ کام میرے سپرد کرو" اگر ہم کو یہہ خود کرنا ہوتا تو البتہ بڑی دیر ہوتی - بلکہ اکثر تنزل ہوتا بجائے ترقی کے - مگر اب ہم کو یہہ نہیں دریافت کرنا ہی کہ ہم کیا کر سکتے ہیں ؟ خدا ہمکو پاک صاف کیا چاہتا ہی - کیا ہم خود یہہ چاہتے ہیں کہ پاک صاف کئے جائیں ؟ +

یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ دل کا صاف ہونا ایک وسیلہ ہی نہ کہ انجام - خاص برکت جس کی کہ تلاش کرتے ہیں سو صاف دل نہیں ہی بلکہ روح کی بھرپوری ہی اور اُس کے حاصل کرنے میں دل کی صفائی گویا ایک وسیلہ ہی - اِس پاک کئے جانیکا مطلب گناہ کی غیر موجودگی ہی مگر اسکے علاوہ ہم ایک خاص برکت کی موجودگی چاہتے ہیں جبکہ کسی عورت نے اپنے مکان کو خوب صاف کیا ہی - تب وہ باہر جا کر صحن میں نہیں بیٹھتی ! نہیں مکان کو اُس نے اِس غرض سے صاف کیا ہی کہ وہ رہنے کے لایق ہووے - یوں ہی خدا دل کو خالی کرتا ہی اور صاف کرتا ہی تاکہ آیندہ کو اُس میں سکونت کرے - اور وہ اگر ہمارے دل میں بود و باش کرے تو اس دل کو وہ یقیناً ہر وقت صاف رکھیگا - اب یہہ دل کا پاک کیا جانا ایک طیاری ہی اُس مُبارک و مثمر زندگی کی - پس چاہئے کہ پاک دل کو پاتے ہی ہم فوراً اِس نئی زندگی میں آگے قدم بڑہاویں +

یہہ ایک نہایت پاک زندگی ہی - اِس کا شروع ہی - مسیح پر ایمان لانا - اور اس میں ترقی جو ہوتی ہی سو مسیح پر پورا توکل کرنے سے - پس اِس رُوح سے بھرپور زندگی کا ایک اور بھی نام رکھا گیا ہی یعنے "ایمان کی زندگی" +

مُراسلات

نجات

اِس بیش قیمت بخشش سے زیادہ ضروری کوئی چیز دُنیا میں نہیں ہی - اِنسان اِس کو اپنی طاقت - علم - شوکت و سرداری سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا - مگر محض خدائے قادر مطلق کی طرف سے بطور ایک بے بہا بخشش ملتی ہی - جیسا کہ مقدس پولوس رسول فرماتے ہیں کہ "تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو - اور یہہ تم سے نہیں - خدا کی بخشش ہی" (افسیوں ۲:۸) +

یا جیسا کہ مقدس طیطس کا قول ہی کہ "اُس نے ہم کو راستبازی کے کاموں سے نہیں جو ہم نے کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئے جنم کے غسل اور روح القدس کے سرے نو بنانے کے سبب بچایا" (طیطس ۳:۵)

خداوند مسیح نے کفارہ کیوں لیا ؟ اور خدائے قادر مطلق کو اس کار عظیم سے کیا غرض تھی ؟ کیا یہہ کہ ہم حقدار تھے - ہرگز نہیں - بلکہ بجواب اِس کے اگر ہم کتاب مقدس کو غور سے دیکھیں تو اُس کے پانچ خاص سبب نظر آوینگے - وہو ہذا :-

اوّل۔ اِس لئے کہ خدا میں فضل کی صفت ہے۔ یہہ اُس کا ظہور ہے۔ جیسا کہ مقدس طیطس کے خط عام میں ذکر ہے کہ "خدا کا فضل جو سارے آدمیوں کے لئے نجات بخش ہے ظاہر ہوا ہے" (۲: ۱۱) +

دوئم۔ اِس لئے کہ اُس میں رحم کی صفت ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ "اے خداوند پھر آ میری جان کو چھوڑا دے۔ اپنی رحمت کے سبب مجھکو بچالے۔ اِس لئے کہ موت کی حالت میں تیری یاد نہیں" +

سوئم۔ اِس لئے کہ وہ اِنسان سے محبت رکھتا ہے۔ گو کہ ہم اُس کو بھول جاتے۔ اور گمراہ ہو کر اُس سے بے وفائی کرتے ہیں۔ لیکن وہ ایسا سچا دوست ہے۔ جو کہ کبھی بے وفائی نہ کرے چنانچہ رومیوں میں کیسا صاف ذکر آیا ہے۔ کہ "خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی۔ کہ جب ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے موا" (رومیوں ۵: ۸) یا جیسا کہ مقدس یوحنا فرماتے ہیں۔ کہ "خدا کی محبت جو ہم سے ہے۔ اِس سے ظاہر ہوئی۔ کہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا۔ تاکہ ہم اُس کے سبب سے زندگی پاویں (یوحنا ۴: ۹۔ ۱۰)

محبت اِس میں نہیں۔ کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی مگر اِس میں ہے۔ کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے اکلوتے بیٹے کو دیا۔ کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے +

چہارم۔ اِس لئے کہ وہ اپنی قدرت ظاہر کرے۔ یعنی اِنسان کو جو کہ گناہ موروثی و مکتوبی کے باعث گمراہ ہو کر خدا سے دور جا پڑا تھا۔ اور اپنے اعمال سے اُس کو حاصل نہ کر سکتا تھا۔ نجات دیوے۔ کیونکہ یہہ ناممکن تھا کہ اِنسان نجات حاصل کرنے۔ خدا نے اپنی قدرت سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا +

اور آخری وجہہ یہہ ہے کہ خدا صابر اور برداشت کنندہ ہے۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی فرماتے ہیں۔ کہ "اُس نے اُسے کھودا۔ اور اُس سے پتھر پھینک دیئے۔ اور اچھی سے اچھی تاکیں اُس میں لگائیں۔ اور اُس کے بیچ و بیچ میں برج بنایا اور ایک کولھو بھی اُس میں تراشا۔ اور اِنتظار کیا۔ کہ اُس میں اچھے انگور لگیں۔ لیکن اُس میں جنگلی انگور لگے" (یسعیاہ ۵: ۲) یا جیسا کہ مقدس پطرس رسول کا قول ہے "کہ ہمارے خداوند کا صبر کرنا اپنی نجات جانو" (۲ پطرس ۳: ۱۵) +

متذکرہ بالا وجوہات کے باعث خداوند اُن کو جو کہ سچا ایمان لاویں نجات کی بیش بہا بخشش عنایت فرمانا چاہتا ہے۔ اور یہہ انعام بوسیلہ اُس شافیِ مطلق کے ملتا ہے جس نے بڑی خوشی کے ساتھ اپنے تئیں درمیانی ہو کر کفارہ میں دیا۔ لینا ہمارا کام ہے۔ کیونکہ ہمارے فعل مختار ہونے کے سبب یہہ بخشش زبردستی تو اِنسان کے گلے میں نہیں ڈالی جاتی۔ جیسے کہ تمطاؤس کے خط میں ذکر آتا ہے۔ کہ "وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پاویں۔ اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک درمیانی ہے وہ یسوع مسیح ہے۔ جس نے اپنے تئیں سب کے کفارہ میں دیا۔ کہ بر وقت اُس کی گواہی دیجاوے" (تمطاؤس ۲: ۴۔ ۶)

اِس بخشش کے حاصل کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ توریت کی کتب ہائے مقدسہ اور نبی اور پیغمبروں کی کتابوں کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوگا۔ کہ مسیح پر ایمان لانے سے صرف نجات مل سکتی ہے۔ اِس کے سوائے کوئی اور ذریعہ یا وسیلہ نہیں ہے۔ اور نہ ہوگا۔ ایک ہی نام ہے جس سے ایمانداروں کو نجات کی اُمید ہے۔ اور وہ مسیح ہے۔ جائے غور ہے۔ اِنسان اِنسان کو کیا نجات دیوےگا؟ ذرا یسعیاہ نبی کی کتاب کو دیکھئے۔ وہ فرماتا ہے "کہ اُنہیں جو کچلے ہیں کہو۔ ہمت باندہو مت ڈرو دیکھو ہمارا خدا سزا اور جزا ساتھ لئے ہوئے آتا ہے ہاں خدا ہی آویگا۔ اور تم کو بچاویگا!" (یسعیاہ ۳۵: ۴) اور ذکریاہ ۹: ۱۶ میں ذکر ہے کہ "خداوند اُن کا خدا اپنی قوم کو بچاویگا۔ وہ اُنہیں بھیڑوں کی طرح اُسدن بچاویگا۔ کیونکہ وہ تاج کے جواہر کی مانند ہونگی۔ جو اُس کی سرزمین کے بلندی پر پڑینگی"

اور یہی نبی دوبارہ فرماتا ہے کہ "اے صیحون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر: اے یروسلم کی بیٹی! تو خوب للکار اکہ دیکھ تیرا بادشاہ تجھ پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے۔ اور نجات دینا اُس کے ذمہ میں ہے۔ وہ فروتن ہے۔ گدھے بلکہ جوان گدھے کے بچے پر سوار ہے۔" (ذکریاہ ۹: ۹) +

مذکورہ بالا اور سیکڑوں دیگر پیشگوئیاں۔ خداوند مسیح خدائے قادرِ مطلق جلال کے بادشاہ کے حق میں بالکل لفظ بلفظ پوری ہوئی ہیں۔ چنانچہ مرقس کی اِنجیل میں دیکھئےگا۔ "وے گدھے کے بچہ کو یسوع پاس لائے اور اپنے کپڑے اُس پر ڈالے ..... اور پکار کر کہتے تھے۔ ہوشعنا! مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے!" (مرقس ۱۱: ۱) ہمارے باپ دادوں کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہے۔ عالم بالا میں مبارک ہووے وہ صادق بادشاہ اپنے منہہ سے فرماگیا ہے "کہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے نجات پاویگا۔ اور جو نہیں لاتا۔ اُس پر سزا کا حکم کیا جاویگا" (مرقس ۱۶: ۱۶) پھر پولوس رسول رومیوں کے خط میں ایک مرتبہ صاف بتلاتے ہیں۔ کہ "اگر تو زبان سے اقرار کرے۔ اور اپنے دل سے خداوند یسوع پر ایمان لاوے کہ خدا نے اُس کو پھر سے جلایا ہے۔ تو تو نجات پاویگا" (رومی ۱۰: ۹۔ ۱۰) کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان اور نجات کیلئے اقرار ضروری ہے +

جس قدر مذہب اِس جہان میں جاری ہوئے ہیں سوائے مسیحی مذہب کے اوّل تو کسی میں دعوائے شفاعت نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو بجز اپنے معتقدوں کے کچھ سست سا دعویٰ ہے لیکن اُس میں شفاعت کے اِستحقاق نہیں جتلائے۔ مسیح نے دعویٰ شفاعت کیا۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی کہا۔ کہ دیکھو اِس دعویٰ کا امکان بلکہ وجود اِس بات سے ظاہر ہے۔ کہ میں نے تمہارے لئے اپنا خون دیا ہے۔



اعمال کی کتاب میں ذکر ہے۔ "پس اپنی اور اُس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس پر روح القدس نے تمکو نگہبان ٹھہرایا کہ خدا کی کلیسیا کو جسے اُس نے یعنی مسیح نے اپنا ہی لہو دیکر مول لیا چراؤ۔" (عبرانی ۹: ۱۲) +

کیا کسی شافی نے ایسا دعویٰ کیا ہے؟ ہرگز نہیں خداوند مسیح نے ہمارے گناہوں کے بدے میں اپنے تئیں دیدیا۔ تاکہ وہ ہمکو ہمارے باپ خدا کی مرضی کے مطابق اس خراب دنیا سے خلاصی بخشے۔ (گلتی ۱: ۴) +

ہمارے شافی نے فقط دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ ہماری نجات کے سبب جو تکلیف و مصیبت اوپر سے نازل ہوئی اُس کی برداشت بھی کی۔ کیونکہ اُس کو جس کے لیے یہہ سب چیزیں ہیں مناسب تھا۔ کہ جس وقت بہت سے فرزندوں کو جلال میں لاوے۔ اِن کے نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے۔ (عبرانی ۲: ۱۰) +

چنانچہ پولوس رسول فرماتے ہیں۔ کہ "وہ یعنی مسیح کامل ہوکے اپنے سب فرمانبرداروں کے لئے ہمیشہ کی نجات کا باعث ہوا۔" یاد رہے۔ کہ یہہ نجات جوکہ بوسیلہ مسیح کے ہمکو ملتی ہے۔ محرفی نہیں ہے۔ جیساکہ محمدیوں کے اور دیگر مذاہب والے لوگوں کی ہے۔ اور جس کا مطلب یہہ ہے کہ قیامت سے چھٹکارا ہووے۔ بلکہ مسیحی نجات حقیقی ہے۔ اور اسی جہان سے اُس کا شروع ہوتا ہے۔ اور جو چیزیں اِس جہان میں موجب سزا ہیں یعنی جن کے باعث انسان گمراہ ہوکر دوزخ کے لائق ہوجاتا ہے۔ اور وہ ساری چیزیں جن کے قبضہ تصرف میں رہنا دوزخ کی علامت ہے۔ اِن ہی کے قبضہ سے اور اُن تمام اسباب سے جن کی وجہ سے انسان جہنم کی طرف کھنچا جاتا ہے ہمارا خداوند یسوع مسیح پوری اور کامل نجات دیتا ہے۔ وہ تمام بوجھوں کو اُتار کر پھینک دیتا ہے ایسا کہ وہ پھر ہمارے موجب عذاب نہیں رہتے + باقی آیندہ

راقم نادرشاہ مسیحی۔ ایڈورڈس آباد +

ازطرف بپٹسٹ مشن دہلی

میں بنام خدا اِس مضمون کو نورافشاں میں دیتا ہوں کہ ہندوستانی مسیحیوں میں ایک قسم کا جوش پیدا ہو کہ خداوند کا نام اور اُس کا جلال تمام قوموں میں جلوہ گر ہو یعنی پاک کلام کے مطابق جیساکہ لکھا ہے کہ ایک گلہ اور ایک گڈریہ ہوگا اور زمین کے اِس سرے سے اُس سرے تک اُس کا نام لیا جاویگا اور ہر ایک زبان اقرار کریگی کہ مسیح خداوند ہے اور ہر ایک گھٹنہ اُس کے حضور جھکایا جاویگا۔ کاشکہ ایسا ہو لیکن ہمارے سست رہنے اور ہاتھ پر ہاتھ دہرنے سے کچھ نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہم میں ایسا جوش و خروش نہو جیساکہ یورپین پادریوں میں پایا جاتا ہے کہ بیچارے سمندروں کو طے کرکے ہندوستان میں آنا پسند کرتے اور یہاں کی دھوپ اور تپش کو گوارا کرتے اور خداوند کی خاطر بیعزتی کو عزت تصور کرتے ہیں لیکن ہمارے بھائی اس قدر محنت اور مشقت اُٹھاتے ہیں کہ بس۔ شاید اتنے ہی لکھنے پر ہمکو پادریوں کا چاپلوس بتاینگے۔ لیکن بخدا میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ہندوستانی بھائی ذرا بھی تکلیف کو گوارا کریں تو وہ کام کرسکتے ہیں کہ یورپین پادریوں سے کبھی ظہور میں نہ آویگا کیونکہ یہہ غیر ملک کے ہیں۔ پر ہم اپنے ملک کے لوگوں کی عادات سے خوب واقفیت رکھتے ہیں اور جس قدر ہمارے وسیلے سے ہندوستان میں کام چل سکتا ہے غیر ملک کا آدمی نہیں کرسکتا۔ بڑے شکر کی بات ہے کہ آجکل چاروں طرف مسیحی نظر آتے ہیں لیکن ساتھ ہی اسکے ایک کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ کہ بھائیوں نے اِس بات کو اپنا امر کر سنا لیا کہ یہہ کام پریچروں اور پادریوں کا بھی ہے۔ کیا ایسے خیال کے لوگوں کو معلوم نہیں کہ خداوند نے یہہ کام کن پر ٹھہرایا چنانچہ صاف لکھا ہے کہ یہہ کام اُس نے شاگردوں کے سپرد کیا اور شاگردیّت میں کیا پریچر اور پادری بھی ہیں اور مسیحی نہیں خدا کرے کہ یہہ خیال دور دور دفعہ کیا جاوے اور اُس کے عوض میں وہ زور ملے کہ خداوند کی روح سے ملبس ہوکر اس کے کلام کو تاریک دلوں میں پہنچاویں کہ وہ جو تاریک دل ہیں روشن کئے جاویں چنانچہ اسی کام کے واسطے کہ تاریک دلوں کو روشن کریں ہمارے پرنسپل صاحب یعنی۔ ایس۔ ایس۔ ٹامس صاحب نے معہ اپنے طالبعلموں کے ۱۲ اکتوبر سے اِس بیڑے کو اُٹھایا اور قصبہ بروت ضلع میرٹھ میں جاکر مقام کیا اور اُس بندہ خدا نے اُن کی روحیں بچانے کی خاطر اپنے آرام کو آرام نہ جانا اور پیدل چلنے کو گویا سواری جان لیا اور زمین پر بیٹھنے اور لیٹ جانے کو گویا کچھ تصور کیا اور طالب علموں نے بھی اِس شوق سے کام کیا کہ بیشک خداوند کی رُوح اُن کے ساتھ تھی اگرچہ سفر کی وجہ سے کچھ تکلیف تھی لیکن خوش و خورم تھے اب خداوند سے دعا ہے کہ ہم سب میں ایسی سرگرمی پائی جاوے اور جن لوگوں میں خاصکر کام کیا جاتا تھا وہ جاٹ کہلاتے ہیں جن کے درمیان بہت سے بھجن اور انجیل فروخت ہوئیں اور دل ایسے تیار کہ سننے کے لئے تیار یہاں تک کہ کئی ایک نے اقرار کیا کہ ہمارے دل ٹوٹ گئے۔ ہاں پیارو خداوند کا کلام دل کو توڑ ڈالتا ہے اگر ہم ہوشیاری اور ایمانداری سے کام میں مدد دیں اور اِس دورے میں جو مجھکو تجربہ ہوا سو یہہ ہے کہ اُن کے گرانے کے واسطے اِن ہتھیاروں سے آراستہ ہو جو کہ افسیوں کے ۶ باب میں مندرج ہیں اور پولوس کے اِس قول کو یاد کرو جو کہتا ہے کہ اگر میرا بھائی فلاں بات یا فلاں کھانے سے ٹھوکر کھاوے تو اُسے چھوڑ دوں اب میں اِن صاحبان سے ملتمس ہوں کہ جو جو اِس شکستہ مضمون کو پڑھیں خدا سے دعا کریں کہ وہ کام جو بپٹسٹ مشن کالج کے ذریعے سے ہوا خدا اُس پر برکت بخشے اور اُن لوگوں کو اپنی طرف مایل کرے جنہوں نے اقرار کیا کہ ہمارے دل ٹوٹ گئے + دسلامت علی بپٹسٹ مشن دہلی

حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کی لودیانہ میں تشریف آوری

ہز آنر جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ۳ ماہ حال کی شام کو لودیانہ میں تشریف فرما ہوئے ✣

۳ تاریخ کا دن اتوار کا روز تھا۔ اُس روز لودیانہ میں پہلے سے ہی مشن کے اجلاس کے سبب بڑی رونق ہو رہی تھی۔ اتوار کی صبح کو سنڈے سکول کی معمولی جماعتوں کی پڑھائی کے بعد سنڈے سکول کے سبق کی تشریح کے لئے مسٹر وائیلی سپرنٹنڈنٹ سکول کی بنائی ہوئی تصویر کو دیکھنے کے لئے گرجا بھرا ہوا تھا کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر صاحب معہ اپنے سٹاف کے ساڑھے گیارہ بجے گرجہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اُس روز کا سبق اسوریوں کی چڑھائی پر تھا۔ مسٹر وائیلی نے نہایت ہی موزون اور عمدہ طور سے اسوریوں کے حملے کو سیاہ گولے سے تشبیہ دی کہ جو حزقیاہ بادشاہ کے سر پر آپڑا تھا اور حزقیاہ کی دعا کے جواب میں خدا کے زبردست ہاتھ سے وہ گولہ اوڑایا گیا۔ جب مسٹر وائیلی نے وہ گولہ اوڑایا تو ہز آنر ہنس پڑے۔ گرجہ کے ختم ہونے کے بعد ہز آنر نے گرجہ کے باہر چند صاحبوں سے ملاقات کی ✣

۴ ماہ نومبر پیر کا روز چار بجے شام کو وقت مقرر کیا گیا تھا کہ ہز آنر نارتھ انڈیا سکول آف میڈیسن فار کرسچن ویمن کے متعلق نئے ہسپتال کو کھولیں۔ پہلے ہی ممبران میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ و دیگر روساء شہر اور ولایتی اور ہندوستانی مسیحی مدعو کئے گئے تھے اور مکان کا صحن اچھی طرح سے سجایا گیا تھا۔ دروازہ پر لال کپڑے بچھائے گئے تھے۔ وقت مقررہ پر حضور جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر معہ لیڈی ینگ صاحبہ اور دیگر سٹاف کے تشریف لائے۔ سکول کی کمیٹی اور سٹاف نے دروازے پر استقبال کیا جب ہز آنر صاحب جائے مقررہ پر بیٹھ گئے۔ تو ڈاکٹر یوئنگ صاحب پرنسپل فورمن کرسچن کالج لاہور اور پریسیڈنٹ کمیٹی کی تحریک سے ایک گیت جو پہلے سے ہی کاغذ پر چھاپ کر تقسیم کیا تھا پیانوں کے ساتھ گایا گیا۔ پریسیڈنٹ صاحب نے انجیل میں سے چند آیتیں پڑھیں اُس کے بعد ڈاکٹر۔ سی۔ بی نیوٹن صاحب نے دعا کی۔ دعا کے ختم ہونے کے بعد دوسرا گیت بھی گایا گیا۔ اُس کے بعد پریسیڈنٹ کمیٹی نے ایڈریس پڑھا جس کا ترجمہ یہہ ہی ✣

بخدمت ہز آنر سر ڈبلیو میکورتھ ینگ کے سی ایس آئی۔ لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب۔

یور آنر

ہم نارتھ انڈیا سکول آف میڈیسن فار کرسچن ویمن کی کمیٹی اور سٹاف حضور اور لیڈی ینگ صاحبہ کی بڑی مہربانی سے تشریف لانے کے لئے شکر گذار ہیں حضور کا اس انسٹیٹیوشن کے لئے وقت کو نکالکر اور تکلیف اُٹھا کر تشریف لانا ہمکو حضور کی ہمدردی کا یقین دلاتا ہی جس کی ہم بڑی قدر کرتے ہیں۔ پنجاب کی بیمار عورتوں اور بچوں کو مغرب کے علم جراحی اور میڈیسن کے فوائد پہنچانا اور ہندوستان کی مسیحی لڑکیوں کو تعلیم دینا تاکہ وہ اپنی مصیبت زدہ بہنوں کا علاج کرسکیں ایسے مقصد ہیں جو یقین ہی کہ آپ بہت پسند فرماوینگے ✣

یہہ سکول ۱۸۹۴ء میں کھولا گیا اُس وقت اُس میں چھ طالب علم داخل ہوئے تھے مگر اب اُن کی تعداد ۲۶ ہی ماسوائے سات کے کہ جو اپنی تعلیم کو ختم کرکے چلی گئی ہیں۔ انہیں سے ۱۳ میڈیکل سٹوڈنٹ ۵ کمپونڈر اور ۸ نرسیں ہیں ✣

یہہ طالب علم پنجاب۔ ممالک مغربی شمالی۔ ممالک متوسط اور راجپوتانہ اور چمبہ کی دیسی ریاستوں سے آئے ہیں ✣ سوائے دو کے کہ جو پرائیویٹ سٹوڈنٹ ہیں باقی سات مشنری سوسائیٹیوں کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ✣

پہلی انگریزی میڈیکل کلاس کا کہ جس میں چار طالب علم ہیں پڑھائی کا چوتھا سال ہی ✣

پہلی اُردو میڈیکل کلاس کہ جس میں پانچ لڑکیاں ہیں اپنا ابتدائی امتحان پاس کرچکی ہی اور اب تیسرے سال میں ہی۔ باقی پہلے سال میں ہیں ✣

دو کمپونڈر اپنی تعلیم ختم کرکے اب جہلم اور سیالکوٹ میں کام کررہی ہیں ✣

تین نرسیں اپنا سرٹفکٹ حاصل کرکے ہسپتالوں میں کام کررہی ہیں اور دو نے چند ماہ کام کرکے شادی کرلی ہی ✣

طالب علموں کی بڑہتی کے ساتھ ساتھ پہلی عمارت میں اُن کے لئے جگہہ بنانے کے لئے طرح طرح سے زیادتی کی گئی ہی ✣

گرمی کے موسم میں ایک مہربان دوست کی فیاضی سے متعدی امراض کے لئے ایک وارڈ جس میں ۲ کمرے ہیں بنایا گیا ہی ✣

نئے ہسپتال کے ونگ کی عمارت کا بننا جس کے کھولنے کے لئے آج ہم جمع ہوئے ہیں۔ مارچ ۱۸۹۶ء میں منظور کیا گیا تھا اور اُسی سال کی جولائی میں اُس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ عمارت کے لئے تو کافی روپیہ حاصل ہوگیا ہی۔ مگر اُس کے اسباب اور بیماروں کے خرچ کے لئے روپیے کی ضرورت ہی ✣

چونکہ ایسی بیمار عورتوں کی تعداد بڑہتی جاتی ہی کہ جو ہسپتال میں علاج کرانا چاہتی ہیں۔ اس واسطے اُنکے رہنے اور تاکہ طالب علموں کو بھی نزدیک ہی سیکھنے میں سہولیت ہو یہہ ونگ بنایا گیا ہی ✣

نئے ہسپتال کے لئے جس میں ۶۰ یا ۷۰ بیمار رکھے جاسکیں گے جگہہ حاصل کی گئی ہی جب وہ بن جاویگا تو

یہہ ونگ طالب علموں کے لئے استعمال کیا جاویگا اُس وقت ہم پچاس تک طالب علم داخل کرسکیں گے ✤

سکول کے سٹاف کے ڈاکٹروں کے رہنے کے لئے الگ مکان کی بڑی ضرورت ہے - چونکہ کمپونڈ میں کافی جگہہ ہے ہم کو یقین ہے کہ اس کام کو فی الفور شروع کرنے کے لئے روپیہ حاصل ہو جاویگا ✤

ڈاکٹر رے پنجاب کے سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل نے سکول اور ہسپتال کا ملاحظہ فرمایا تھا اور اُن کی رپورٹ پر یور آنر نے سفارش کی کہ ہمارے میڈیکل طالب علم ہاسپٹل اسسٹنٹ کے درجے کے اُس امتحان میں جو گورنمنٹ میڈیکل کالج کے متعلق لاہور میں ہوتا ہے داخل ہو سکیں گے ✤

ہم سکول کو اس حق کے دینے کے لئے ہز آنر کے دل سے شکر گذار ہیں اور بھروسہ رکھتے ہیں کہ جب ہمارا سٹاف اور پڑہائی کا سامان بڑھ جاویگا تو حضور براہ مہربانی اجازت دیں گے کہ یہاں کے طالب علموں کو اُس امتحان میں جو لاہور میں عورتوں کے لئے سرٹفکیٹ حاصل کرنیوالی جماعت کے لئے کھولا گیا ہے داخل ہونے کی اجازت دینگے فی الحقیقت سکول کی جلد ترقی اور سیکھنے کے سامانوں کے اِس قدر جلد مہیا ہونے کے سبب سے ہمکو اُمید پڑتی ہے کہ وقت دور نہیں ہے جبکہ پنجاب یونیورسٹی ہمارے طالب علموں کو بھی اپنے امتحانوں میں شامل ہونے کی اجازت دیگی ✤

ہمکو یقین ہے کہ آج لیڈی ینگ صاحبہ کا تشریف لانا تمام طالب علموں کے لئے زیادہ جوش دلانے کا باعث ہوگا اور اُمید ہے کہ ہم اُن کو کسی آئیندہ خوشی کے موقعے پر اپنے درمیان دیکھنے کا فخر حاصل کرینگے ✤

ہم پھر یور آنر اور لیڈی ینگ کے آج یہاں تشریف لانے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ حضور اِس عمارت کو کھولدیں ✤

ہم ہیں حضور کے فرمانبردار خادم
نارتھ انڈیا سکول آف میڈیسن فار کرسچن وومن کمیٹی
اور سٹاف کی طرف سے

دستخط

پریسیڈنٹ سکرٹری و پرنسپل خزانچی

اِس ایڈریس کے پڑھے جانے کے بعد ہز آنر نے تقریر کی جس میں اُنہوں نے سکول کے مقصد کے ساتھ پوری ہمدردی ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر ہاسپٹل اسسٹنٹ کے امتحانوں میں کامیابی ہوگی تو اُمید ہے کہ اور امتحانوں میں بھی یہاں کے طالب علموں کو داخل ہونے کی اجازت مل سکے گی - اور لودیانہ کی میونسپل کمیٹی کی امداد کی نسبت بھی ذکر کیا ✤

اِس کے بعد ڈاکٹر یوینگ صاحب نے ایک نہایت خوبصورت چاندی کی رکابی میں مکان کی چابی پیش کی جس کو لیکر ہز آنر نے مکان کو کھولدیا اور اُن کے بعد سب نے مکان کو اندر سے دیکھا کہ جس میں چارپائیاں نہایت عمدگی او صفائی سے سجائی ہوئی پڑی تھیں ✤

ہسپتال کے کھولنے کے بعد پانچ بجے ہز آنر نے کرسچن بوایز بورڈنگ سکول کا ملاحظہ فرمایا - ہر ایک جماعت میں جاکر طالب علموں کو دیکھا اور انٹرنس کلاس کے طالب علموں سے چند سوالات کئے اور ہیڈ ماسٹر اور دیگر اُستادوں سے فرداً فرداً ملاقات کی اور آخر میں جب سب لڑکے دعا کے کمرے میں اکٹھے ہوئے تو ہز آنر سب کو اکٹھے دیکھکر بہت خوش ہوئے - قریباً ساڑھے پانچ بجے ہز آنر اپنے کیمپ کو تشریف لے گئے ✤

✤ ✤ ✤ ✤ ✤

✤ ✤ ✤

✤

دینی خبریں

پادری - ایف - بی - مار صاحب کی کنوینشنوں کا پروگرام یہہ ہے ✤

پونا -	۲۴ سے ۲۸ دسمبر ۹۸ء تک ✤
بمبئی -	۲۸ دسمبر سے ۲ جنوری ۹۹ء تک ✤
لاہور -	۵ سے ۸ جنوری ،، تک ✤
آگرہ	۱۰ سے ۱۲ جنوری ،، تک ✤
لکھنؤ	۱۳ سے ۱۵ جنوری ،، تک ✤
الہ آباد	۱۸ سے ۲۰ جنوری ،، تک ✤
کلکتہ	۲۲ سے ۲۸ جنوری ،، تک ✤
رنگون	۱ سے ۴ فروری ،، تک ✤
مدراس	۹ سے ۱۲ فروری ،، تک ✤
بنگلور	۱۷ سے ۲۰ فروری ،، تک ✤
مدورا	۲۵ سے ۲۸ فروری ،، تک ✤
کولمبو	۴ مارچ -

ڈاکٹر آربیسن صاحب مع اپنے گھرانے کے ۱۴ ماہ نومبر کی شام کو ولایت سے واپس آکر لودیانہ پہنچگئے ہیں اور مشن کے جلسوں میں شامل ہو گئے ہیں - ڈاکٹر ویری صاحب ابھی تک راستے میں ہیں اور اُمید ہے کہ اس مہینے کے آخر تک لودیانہ میں پہنچ جاوینگے ✤

امریکن پرسبٹیرین مشن کے متعلق ۲۴۶ ولایتی عورتیں فارن فیلڈ میں کام کرہی ہیں انمیں سے ۱۴۴ مشنریوں کی بیویاں ہیں اور ۱۰۵ مجرد ہیں ان میں سے ۲۰ میڈیکل مشنری ہیں اور باقی اُستاد اور مشنر ✤

مُلکو شہہ وں کی مختصر خبریں

لنڈن نومبر ۹- آج رات- گلڈ ہال کی ضیافت میں جہاں وزرا مدعو تھے- لارڈ سالسبری نے اپنی سپیچ میں کہا کہ تھوڑے دن ہوئے کہ ہم کو جنگ کا خطرہ درپیش تھا مگر فرانس کی دوراندیشی اور معاملہ فہمی کے باعث تمام جھگڑا فرو ہو گیا ہے +

اِس امر پر تعجب ظاہر کیا گیا ہے کہ جنگ کے سامان کی تیاریاں یک بیک کیوں بند نہ کی گئیں لیکن اُن کو دفعتاً بند کرنا ناممکن ہے +

لارڈ سالسبری نے یہہ بھی کہا کہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ گویا ہم چاہتے ہیں کہ ملک مصر میں انتظام پروٹیکٹریٹ جاری کریں مگر ہمارا ہرگز یہہ ارادہ نہیں کہ ہم اپنے موجودہ اِنتظام کو بدلیں جس سے ہم مطمئن ہیں گو وہ اِنتظام وہی نہیں رہا ہے جو امدرمان کے فتح کرنے سے پیشتر تھا +

یہہ بھی فرمایا کہ جنگ کی تیاریوں کو روکنے کی ایک وجہہ دُنیا کی موجودہ حالت اور طرح طرح کے خطرات سے گھر جانا ہے- مثلاً اہل امریکہ کا یورپین اقوام میں دخل پانا ایک ایسا واقعہ سمجھا جاتا ہے جس سے امن اور سلامتی میں فتور آجانے کا ڈر ہے گو اُن کا دخل پانا اہل برطانیہ کے لئے مفید ہوگا +

الٰہ آباد- نومبر- انتظام حیدر آباد کی سرکار نے پاسٹیر انسٹیٹیوٹ کی تعمیر اور کل سامان انتظام حیدر آباد میں منظور کیا ہے- یہہ عمارت اسپتال اور میڈیکل سکول کے نزدیک بنائی جاویگی اور چھ ماہ کے عرصہ میں بیماروں کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاویگی +

لنڈن نومبر ۱۰- لارڈ سالسبری کی سپیچ کی تصدیق میں جو لارڈ موصوف نے گلڈ ہال میں دی تھی تمام اخبارات بالاتفاق یہہ کہتے ہیں کہ آیندہ پر از خطرات ہے اور لارڈ موصوف کے اِس خیال کی تائید کرتے ہیں کہ اِس بات کی ضرورت ہے کہ آنے والے معاملات کے لئے پورے پورے طور پر تیار رہنا چاہئے +

اکثر فرانس کے اخبارات لارڈ سالسبری کی سپیچ کو اتحاد و اعتدال سے پُر سمجھتے ہیں اور وہ اِس بات کی خوشی ظاہر کرتے ہیں کہ ایسی دانشمندانہ صلاح پر عمل ہوا ہے کہ جس سے جنگ کا کوئی خطرہ یا اندیشہ نہیں رہا ہے +

مدراس نومبر ۱۰- مدراس میں وبا کی ۳ واردات ہوئی ہیں +

لنڈن نومبر ۱۱- ایم- ڈیکلاس نے اپنے ہم منصبوں کو خبر دی ہے کہ لارڈ سالسبری کی گلڈ ہال والی سپیچ نے سفیروں کے دلوں میں عمدہ اثر پیدا کیا ہے +

لنڈن نومبر ۱۱- میجر مارچینڈ اور کپتان براٹیر اتوار کے روز فشودہ کی طرف روانہ ہونے والے ہیں اور وہاں سے یونائل کے پاس پاس ابی سینیا میں سے ہوکر جبوتل تک راستہ پسند کیا گیا ہے +

لنڈن نومبر ۱۱- جنرل لارڈ کچنر دو ہفتہ تک مصر کو واپس آجاوینگے +

لنڈن نومبر ۱۱- اخبار ٹائمس کا پیکن کا کارسپانڈنٹ تار دیتا ہے کہ بیگم ڈاوجر نے سخت مجبور ہوکر اور غیر ممالک کے وزیروں کے دباؤ سے چین کی فوج کو حکم دیا ہے کہ پیکن کے گرد نواح سے چلی جاوے +

بمبئی نومبر ۱۲- بمبئی میں کل رپورٹ کی گئی ہے کہ طاعون کی ۶ واردات اور ۷ اموات ہوئی ہیں

بنگالور نومبر ۱۱- کل بنگالور شہر سے ۵۶ واردات اور ۴۳ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے اور چھاؤنی میں ۳۲ واردات اور ۲۰ اموات +

سرنگاپٹم کے ایک گاؤں گنجم نامے سے رپورٹ آئی ہے کہ وہاں پر طاعون کے متعلق ایک ہنگامہ ہوا- ایسا معلوم دیتا ہے کہ وہاں کے حکام نے کسی بیمار کو جو باہر سے وہاں آگیا تھا پایا اور اُس کو علیحدہ کرنا چاہتے تھے مگر مسلمانوں کے ایک گروہ نے عاملدار مجسٹریٹ اور پولیس انسپکٹر پر حملہ کیا اور اُن کو سخت مجروح کیا +

لنڈن نومبر ۱۲- میجر مارچینڈ اور کپتان براٹیر آج قاہرہ سے فشودہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں- اور اُمید ہے کہ وہ جبوتل میں آیندہ جون تک پہنچ جاوینگے +

لنڈن نومبر ۱۲- سپین یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے جزایر فلپائن کو ملا لینے کی سخت مخالفت کرتا ہے اور سپین کے اخبارات اُمید کرتے ہیں کہ جرمنی- روس اور فرانس اس میں دخل دیویں گے +

لنڈن نومبر ۱۳- واشنگٹن کی کیبنٹ نے امریکہ کے پیس کمشنروں کو جو پیرس میں ہیں ہدایت کی ہے کہ جزایر فلپائن کے اِنتقال کرنے پر غور کرنے کے حق پر زیادہ بحث کرنے کو منظور نہ کریں صرف اس امر پر بحث ہونی چاہئے کہ کس طرح یہہ جزیرہ امریکہ کو اِنتقال کیا جاوے +

لنڈن نومبر ۱۲- سرایڈورڈ گرے نے ڈنگٹن میں تقریر کرتے کہا کہ اگرچہ ہم مصر میں یہہ وعدہ کرتے ہوئے گئے کہ ہمارا اِرادہ ہے کہ ہم اُس ملک کو آخر کو خالی کریں! مگر اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ ہم مجبور ہیں کہ ایسا رُخ اختیار کریں جو ہر ایک برٹش گورنمنٹ مجبوراً اختیار کریگی +

+ + +



مضامین مفیدۃ المبتدین

بقیہ

دوسرا حصہ پیدایش کی کتاب کا

بقیہ نصیحتیں مندرج ہیں

(۳) نصیحت - پوری برکت اس دنیا میں نہیں مل سکتی - ابراہام اپنی مرضی سے کنعان کے ملک میں چلا گیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ اُسے دشمن ملے - اور ہم نے بھی یہہ دنیا ہمارے رہنے کا گھونسلا ہے -

(۴) - نصیحت - دیگر مقدسوں پر خدا ظاہر ہوتا ہے +

(۵) نصیحت - ڈیرا - قربانگاہ - سفر - بندگی خدا کی عبادت ہر ایک جگہہ ہو سکتی ہے +

(۶) نصیحت - ابراہام نے قصور کیا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کامل بھی کبھی کبھی کمزور ہوتے ہیں (۱ قرنتھیوں ۱۰ باب ۱۲ آیت)

(۷) نصیحت ابراہام کا مصر میں واپس آنا جہاں سے وہ گیا تھا پھر الس آیا

(۸) نصیحت - لوط کی خودغرضی - اپنی مرضی سے بیت ایل میں گیا - (بیت ایل میں لوط) رفاقت کے شہر حبرون میں ابراہام گیا +

(۹) نصیحت - حاجرہ کی بابت رحم سے خدا کا وعدہ کرنا قبولی ہے +

(۱۰) نصیحت - ختنہ کا کچھ مطلب نہیں - وہ صرف عہد کا نشان تھا جو خدا نے ابراہام سے کیا تھا +

(۱۱) نصیحت - صدوم کی بابت (خدا اپنے مقدس لوگوں کو دعا کرنے کا موقع دیتا ہے - خدا کا بھید اُن پر آشکارا ہے - جو اُس سے ڈرتے ہیں +

(۱۲) نصیحت - خدا مقدسوں کا کبھی کبھی امتحان لیتا ہے تاکہ خدا سے طاقت پا کے زیادہ مضبوط ہو جاویں - (۱ قرنتھیوں ۱۰ باب ۳ آیت)

(۱۳) نصیحت - دُلہا اور دُلہن کا باپ - یہہ تصویر بہت عمدہ ہے - یہہ تثلیث اقدس کا ایک نشان ہے -) +

لوگوں کے ناموں کا مطلب

اوّل - ابراہام - ایمانداروں کا باپ اور خدا کا دوست - (یسعیاہ ۴۱ باب ۸ آیت ۲ تواریخ ۲۰ باب ۷ آیت) دوئم خدا کا دوست (رومیوں ۴ / ۱۱ گلتیوں ۳ باب ۷ آیت) سوئم ابراہام کی فرزندی (نحمیاہ ۹ باب ۸ آیت) چہارم خدا نے ابراہام کو وفادار پایا (پیدایش ۱۷ باب ۳ آیت) پنجم ابراہام فروتن تھا ششم ملک صدق سردار کاہن (زکریاہ ۶ باب ۱۳ آیت) عبرانیوں ۷ باب ۷ آیت) ساتواں - خدا کے فرشتے (پیدایش ۱۶ باب ۷ آیت) آٹھواں خدا کا فرشتہ مسیح ہے - (قاضیوں ۱۳ باب ۱۸ سے ۲۲ آیت تک) یسعیاہ ۹ باب ۶ آیت) نواں خدا کے فرشتوں (پیدایش ۱۸ باب ۲ و ۳ و ۱۶ و ۲۲ - آیت تک) +

ان بابوں میں مسیح کا ذکر ہے

(۱) اسمٰعیل - محمدی " " (۲) اضحاق " " " مسیح

(۳) شریعت - " " " (۴) " " " انجیل

(۵) غلامی " " " " (۶) " " " آزادی

(۷) عمل " " " " (۸) " " " ایمان

خداوند کے سات نام

نام . . . یونانی زبان میں (پیدایش ۱۲ باب اسے ۹ آیت) اُردو زبان میں (پیدایش ۱۳ باب ۴ آیت سے ۱۸ تک) +

(۱) یہوواہ - یونانی زبان میں (پیدایش ۱۲ باب ۸ آیت) خداوند (پیدایش ۱۳ باب ۴ آیت سے ۱۸ آیت تک) +

(۲) طاقتور - یونانی زبان میں (پیدایش ۱۴: ۱۸ و ۲۲ آیت) - خدا تعالیٰ - اُردو زبان میں - (پیدایش ۱۳ باب ۴ آیت سے ۱۸ تک)

(۳) پناہ اور حصہ - یونانی زبان میں (پیدایش ۱۵ باب ۱ آیت) سپر اور اجر - اردو زبان میں (پیدایش ۱۳: ۴ آیت سے ۱۸ تک)

(۴) ایل شادائی - یونانی زبان میں - (پیدایش ۱۷: ۱ آیت) خدائے قادر - اردو زبان میں - پیدایش ۱۳: ۴ آیت سے ۱۸ تک)

(۵) منصف - یونانی زبان میں - (پیدایش ۱۸: ۲۵ آیت) انصاف کرنے والا - اُردو زبان میں - (پیدایش ۱۳: ۴ - ۱۸ آیت)

(۶) ابدی خدا - یونانی زبان میں (پیدایش ۲۱: ۳۳ آیت) خدائے ابدی - اردو زبان میں - (پیدایش ۱۳: ۴ - ۱۸ تک)

(۷) یہوواہ یری - یونانی زبان میں - پیدایش ۲۲: ۱۴ آیت) خدائے پروردگار - اُردو زبان میں (پیدایش ۱۳: ۴ - ۱۸ آیت)

(یہوواہ اسکا مطلب عہد کا پورا کرنے والا ہے (پیدایش ۱۳: ۴ تا ۱۸ آیت)

اِس کتاب کے چار حصے ہیں +

(۱) حصہ دنیا - (پیدایش ۱ باب سے ۱۱ باب تک)

(۲) حصہ ابراہام (پیدایش ۱۲ باب کی ۱۰ آیت ۲۵ باب تک)

(۳) حصہ اضحاق (۲۵ باب سے ۳۶ باب تک) +

(۴) حصہ یوسف - (پیدایش ۳۶ باب سے ۵۰ باب تک)

تیسرا سبق پیدایش کی کتاب کا

باب	۲۵ باب ۱۱ آیت سے	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
نام	حق	جرار	برکت	سیڑھی	خدمت	اقبالمندی
باب	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
نام	مصفا	کشتی	ملاقات	شرمندگی	بیت ایل	عیساؤ

ان بابوں کے متعلق نصیحتیں

(۱) نصیحت - گناہ ہمیشہ جدائی کا باعث ہوتا ہے - (یسعیاہ ۵۹: ۲ آیت) تمہاری بدکاریوں کے سبب خدا سے جدائی ہے

بقیہ انجام

اِنسان کا دوست

جو لوگ حقیقی دوست ہوتے وہ کبھی زبان سے یہہ نہیں کہتے کہ ہم کسی کے دوست ہیں بلکہ وہ اپنے طریق عمل سے دوستی کو پایۂ ثبوت پر پہنچاتے ہیں اور جو محض نمایش کے لئے دوست ہوتے وہ ہر موقع پر تحریر و تقریر میں اپنے آپ کو دوست صادق ظاہر کرتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان تک بھی دریغ نہ کرینگے لیکن جب اُن سے کام آپڑتا ہے وہ دوستی کے عوض دشمنی کا اظہار کرتے ہیں ایسے دوستوں کی دوستی پر انسان کو کبھی فخر نہ کرنا چاہئے بلکہ اُنہیں کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے جو حقیقتاً سچے ہمدرد ہوں جیسا کہ سعدی نے اِن اوصاف والوں کا فوٹو اس طرح کھینچا ہے یعنی ؎

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ٭ لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست ٭ در پریشاں حالی و درماندگی

یہہ تو ایک قسم کے دوست اچھے نمونہ کے ہیں۔ ایک اور دوست ہے جس کو میں اسوقت ہر دم کا دوست کہونگا وہ انسان کا اچھا چلن ہے۔ اس دوست کی دوستی میں کسی حرف کی بھی حاجت نہیں ہوتی یہہ نہ تو کچھ مانگتا نہ چاہتا مگر وقت پر ایسا کام آتا ہے کہ اِنسان کو کسی دوسرے کی حاجت نہیں رہتی ہر ایک اِنسان کو چاہئے کہ وہ کم از کم اس کو اپنا دوست تو ضرور بنائے اگر اسی دوست کو دوست بنانے کی کوشش کیجائے تو اُس کو خواہ مخواہ اس اعلٰے درجہ کی نیک حیثیت والے دوست کی دوستی کو حاصل کرنیکا شوق پیدا ہوگا۔ ہر دم کی دوستی سے پہلے رفاقت کرنی شرط ہے۔ ورنہ اس کامل کی دوستی کا دم بھرنا فضول ہے۔ کیونکہ وہ آن کو ملتا جو اُس کے طالب ہوتے اور پہلے اپنے اندرونہ بیرونہ کو صاف شفاف کر اس کے حضور حاضر آتے اگر اس کی صورت کے دیکھنے کے بھوکے اس کے دیدار کے طالب ہو تو چاہئے کہ اپنے ظاہر و باطن دونوں پر نظر کر دا اور جانچو کہ آیا کوئی درد انگیز عادت تم میں پائی جاتی ہے اگر ہے تو نکالو اپنے کو بے عیب اور پاک بنانے کی کوشش کرو اور حتی المقدور ساری بدیوں سے بچے رہو تب ہی یہہ مہربان۔ حلیم و خاکسار۔ غریب فروتن۔ دلاور۔ شاہزادہ۔ معزز و پیارا عجیب مشیر۔ خدا کا بیٹا۔ ہمارا درمیانی خالص دوست بڑی خوشی سے ملیگا ٭

ذرا سُنو یہہ کون صاحب ہیں اور اُنکی کیا تعریف ؟

یہہ ہی سب کا سچا دوست ہے جس کے لئے اتنی تیاری کی باتیں بتائی جاتی ہیں اے طالبان حق اور سچے ہمدرد دوست کے ملنے والو میں اسکا نام آپ کے سامنے سنہری لفظوں میں لکھکر بیان کرونگا وہ سلامتی کا شاہزادہ انجیلی یسوع مسیح ہے جو گناہوں کی معافی دینے کو تیار۔ دل کی نئی پیدایش دینے کو ہر دم مستعد۔ آزمایش کے وقت مددگار۔ مصیبت کے زمانے میں غمگسار۔ غم میں تسلی کا باعث۔ اندھیرے میں راستکاروں کے لئے چمکتا نور۔ دل شکستگی کے ایام اُمید۔ اضطراب کی حالت میں پوری خوشی۔ کمزوری میں قوت کا باعث۔ دنیا پر غالب آنے کے لئے وہ اپنا سنہلا عالمگیر اصول حلیمی بخشتا۔ آسمانی نظاروں کو دکھانے کو وہ خود ہمارا درمیانی بننے والا۔ غصہ کو دور کرنے کے لئے اس کا نمونہ فروتنی دینا۔ ایمان کی سادگی اور سچائی کیلئے اسکا ہم کو فضل عنایت کرنا۔ چال چلن کے بارے میں وہ فرمان دینیوالا کہ جو خداوند کی کامل رضامندی پر لایق چال چلو۔ پسرانہ قربت کیلئے اس کا ہمکو سکھلانا کہ "اے ابا۔ باپ۔ اس جگہہ پر دل نہ لگاؤ" اس کا ارشاد کہ "تم زمین پر پردیسی و مسافر ہو۔ موت کی تیاری میں اس کا فرمان" اپنے خدا کی ملاقات کی تیاری کر۔ وہ جو شیطان پر غلبہ پانیکے لئے دلیری دیتا کہ "سلامتی کا خدا شیطان کو تمہارے پاؤں تلے جلد کچلیگا" رومیوں ۱۶:۲۰ ٭

روح القدس پانے کے لئے اِس کا وعدہ فرمانا کہ "میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا" یوایل ۲:۲۰۔ باہمی یگانگت و اتحاد کے لئے قانون دینا کہ "وہ سب ایک ہوئیں" یوحنا ۱۷:۲۱ اور وہ کہ جو ہمکو ایک بالکل سادہ الفاظ پر یعنی میں اپنی دُعا کے نمونہ میں سکھلاتا

پادری رائے۔ ایچ۔ بوانگ صاحب ایڈیٹر و مہتمم اخبار نور افشاں کے واسطے۔ ادھر بخش ... ایم۔ اے۔ وائلڈ کے اہتمام سے چھاپا گیا